

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال ابو العتاهید

منظر

الوالتاہید عباسی روز قضا شاکر بنے اچولہ ماریوسی کے حوالے سے مشہور تھا
دست خیل اشعار میں انہوں نے موت کی منظر کشی کی ہے

لدا للموت، و ابنو للمخزب

بانی شاعر

فکلکم یصیر الی کتاب

بچے سب اکرو موت کے لیے اور عمر تعمیر کو کتاب ہی کیلئے

پس تم میں ہر ایک ہلاکت پہنچے گا

تشریح:

اس میں شاعر کہتا ہے کہ اولاد اور بیٹوں کو جنم دو
موت کیلئے کیونکہ جو شخص آیا ہے اسے جانا بھی ہے کیونکہ
یہ دنیا ایک خالی ہے ابھی نہیں جو پیدا ہوگا وہ مرے گا بھی

اس لیے کہ ہر ذی روح کا انجام موت کا ذائقہ چکھنا ہے

کل لفس ذائقۃ الموت
اور عمر تعمیر و حیران کیونکہ تم سب کو تبدیلی تباہی

کی طرف جانا ہے یعنی ہلاکت یقینی ہے جس سے

کوئی بھاگ نہیں سکتا ہے وہ لازمی طور پر:

آکر رہے گی

لمن بنی، ونحن الی تراب

نصیر کما خلقنا من تراب

ہم کس لئے گھر تعمیر کریں؟ جبکہ ہم سب مٹی کی طرف چلے جائیں گے

جیسے کہ ہم مٹی سے ہی پیدا ہوئے۔

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ ہم گھر کیوں بنائے اور کس لئے بنائے

ان گھروں میں کون رہے گا ہمیشہ، ان اور نیچے سے اونچے محل

بنانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے جبکہ ہم سب نے خاک

ہو جانا ہے کیونکہ جس طرح ہماری ابتداء مٹی سے ہوئی

اسی طرح ہم نے آخر میں مٹی ہی میں مل جانا ہے

کیونکہ انسان کی اصل مٹی ہے

ألا یا موت لم أدر منک بداً

أتیت، وما تحیف وما تهابی

سنو، اے موت، میں نے تم سے بھاگنے کا کوئی چارہ نہ دیکھا

تو آتی ہے تو نہ ظلم کرتی ہے اور نہ کسی سے محبت و شفقت کرتی ہے

تشریح: شاعر اس شعر میں موت سے مخاطب ہو کر کہتا ہے

اے موت تو آتی ہے اور اپنا کام پورا کر کے چلی جاتی ہے
 میں نے دیکھا کوئی ایسی جگہ ہیں جہاں تو نہ آتی، موت تم سے
 مراد موت کا کوئی راستہ مجھے نظر نہیں آتا۔ اور میں نے دیکھا ہے
 جب تو آتی ہے تو تو کسی پر ظلم نہیں کرتی تو صرف وہ کرتی ہو جو
 تمہیں حکم دیتا ہے اور نہ تم تو کسی پر ارادہ کی دیکھاتی ہو،
 اور نہ ہی حد سے زیادہ تجاوز کرتی ہو۔

قائدِ قدیم محمد علی مشہدی

کما حقہ المشیب علی شہابی

گو یا کہ ہے شک تو نے میرے بڑھاپے پر حملہ کر دیا۔
 جس طرح کہ بڑھاپے نے میری جوانی پر حملہ کیا

تشریح:

اس شعر میں شاعر الہو العنا حیلہ موت کو یاد کرتے ہوئے

لکھتا ہے اے موت مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے تو اپنا دنگ

میرے میری اجازت کے بغیر پہنچ گئی اور میرے بالوں اور

بڑھاپے میں بغیر میرے اجازت کے داخل ہو گئی جس طرح

میری جوانی پر میرے بڑھاپے کے سفید بالوں نے غلبہ

حاصل کیا یعنی کہ میری جوانی کب بڑھاپے کی طرح ہوا کرتی ہے۔

بتا ہی نہیں چلا

ایا دنیا یی! مالی لا اُرانی

اسو ملک منزلاً الانبا بی

اے میری دنیا مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں تمہیں جس جگہ بھی پیش کرتا ہوں

اس جگہ میں غرار و سکون نہیں پاتا

تشریح:

اس شعر میں شاعر دنیاوی زندگی کو مخاطب کرتے ہوئے

کہتا ہے۔ اے میری دنیاوی زندگی مجھے کیا ہو گیا ہے کہ

اس دنیا میں جہاں میری رہنے کا انتخاب کر لوں لیکن

مجھے یہاں سکون و غرار نہیں بھی مجھے یہاں سے جانا

پڑے گا کیونکہ یہ میرا اصل استقامت ہے اور میری

میری اصل کی طرف جاتا ہوں ہے کیونکہ وہی میری اصل ہے (مٹی)

اس شعر میں شاعر کی غرض یہ ہے کہ دنیا ایک فانی ہے سب ختم ہو جاتا ہے
دنیاوی زندگی ہمیشگی کی زندگی نہیں ہے۔

الاورڈ الٹ تبدل، یا زمانی

لی الدنیا، و تسعی باستلابی

اے میرے زمانے سن، اور میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تو میرے لیے دنیا فرج
ہے کرتا

لیکن جلدی سے بچھین بھی لیتا ہے

تشریح: اس شعر میں شاعر ابو العتّاحید زمانہ کو (وقت) مخاطب

کرتے ہوئے کہتا ہے، اے زمان وابد، تو مجھے دنیا دیتا ہے
اسے میرے لیے سستا کرتا ہے اور مجھ پر خرچ کرتا ہے لیکن

اے زمان تو اسے مجھ سے چھیننے میں اور مجھ اس پھیننے میں

بہت جلدی کرتا ہے گویا دینے میں جلدی کرتا ہے اور اسے

لینے میں بھی بہت جلدی کرتا اس شعر میں شاعر زمانہ کو شکوہ کرتا ہے کہ

میری موت سے پہلے مجھ سے چھین جاتا ہے جس سے میں دنیا میں

کبھی لطف اندوز نہیں ہوا۔

وانك، يا زمان لذو معروف

وانك يا زمان لذو انقلاب

اور بے شک تو اے زمانہ گردشوں والا ہے

اور بے شک تو اے زمانہ انقلاب والا ہے

تشریح: شاعر زمانہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے اے زمانہ تو

آفات و حوادث کا مالک ہے اور زمانہ تو انقلاب

آفات حوادث اور تبدیلی کا بھی مالک ہے اور یہ اندر سے گردش کرتی ہوئی ہے جو کہ

بدلتی رہتی ہے اور کوئی بھی زمانہ تبدیلی اور انقلاب
کے سوا کوئی استحکام نہیں رکھتا۔

فمالي لست احلب منك شطراً

فأحمد منك عاقبة الخراب

ایس مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں تمہارے شر کو آزمایا نہیں سکتا

کہ میں تعریف کر سکوں تمہارے امور کے انجام و نتائج کی

تشریح: شاعر کہتا ہے میرے ساتھ کیا ہو گیا ہے کیونکہ میں

وقت کے معاملات، اچھے برے کا تجربہ نہیں کر سکتا جب

تک میں ان چیزوں کے بدلے تعریف نہ کروں جس کام میں خراب

دیکھتا ہوں، اور اس کے نتائج و اثرات حاصل نہیں کر سکتا

ومالي لا الحمد عليك، الا

لعنتي الحم لي من قلة باب

اور مجھے کیا ہے کہ تم پر میں زور نہیں دیتا مگر

تم ہر دروازہ کی طرف سے غم بھیج دیتے ہو۔

تشریح: شاعر زمانہ سے مخاطب ہو کر کہتا ہے میرے ساتھ کیا ہوا

میں تجھ پر برا برا نہیں کرتا، سوائے اس کے کہ تو ہر طرف

سے میرے لیے پریشانیوں، دکھ اور درد بھجنا ہے
 لیکن اے زمانے مجھے دکھ درد پریشانیوں سے سوا آپ سے
 کوئی شکرہ نہیں ہے۔

اداعی وان طلبت بكل وجه کلم النوم، اوظل السحاب

میں دیکھتا ہوں کہ اگر تمہیں ہر طرف سے بلایا جائے
 تو تم خواب کی طرح یا بادلوں کے سائے کی طرح (نظر آئے) ہو
 شاعر زمانے کے حوادث، آفات کو مخاطب کرتے ہوئے
 فرماتا ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ اگر آپ کو ہر سمت سے
 بلایا جائے اور تلاش کیا جائے تو آپ اس خواب کی طرح
 آتے ہو دوزخ جو سونے والا اپنی نیند میں دیکھتا ہے
 یا جس طرح بادلوں کا سایہ آتا ہے افق پر اس
 کی طرح نظر آتے ہو زندگی میں، گویا کہ زمانے کے حوادث
 آفات نے انسان کی زندگی کو اس طرح گھیر رکھا ہے

اسلامی کالج قصور